از عدالتِ عظمیٰ

دی ڈائریکٹر آف ٹرائبل ویلفر

بنام

لاویتی گیری ودیگران

تاریخ فیصلہ: 10 مارچ، 1997

[کے راماسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

آندھرا پردیش (درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات) کمیونٹی سرٹیفکیٹ کے اجرا کا ضابطہ ایکٹ، 1993:

ذات کے سرٹیفکیٹ-جاری کرنا-اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط* جس میں اشارہ کیا گیا ہے کہ حکومت ہند ایک یکساں قانون سازی کرے گی—ریاست آندھرا پردیش کی طرف سے تیار کردہ مسودہ قواعد، یعنی اے پی درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اینڈ پسماندہ طبقات کے ذات کے سرٹیفکیٹ کے قواعد، 1997-جاری کردہ رہنما خطوط سے قواعد 7 اور 8 میں کمیٹیوں کی تشکیل کے معاملے میں کچھ تغیرات کے علاوہ، دیگر تمام توضیعات اس عدالت کے جاری کردہ رہنما خطوط کے مطابق ہیں-مسودہ قوانین اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے کافی حد تک مطابقت رکھتے ہیں-ریاستی حکومت قواعد کو ریاستی گزٹ میں شائع کرے گی اور اس عدالت کے مقرر کردہ قانون کی روشنی میں ایکٹ اور قواعد کو نافذ کرے گی۔

* قبائلی بہبود کے ڈائریکٹر، اے پی کی حکومت بنام لاویتی گری اور دوسرا، [1995] 4 ایس سی سی 32 اور کمار مادھوری پاٹل بنام ایڈیشنل کمشنر، قبائلی ترقی، [1994] 6 ایس سی سی 241، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: آئی اے نمبر 1، سال 1996۔

از

دیوانی اپیل نمبر 4545، سال 1995۔

ڈبلیو اے نمبر 1040، سال 1993 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 16.1.84 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے پی پی راؤ، ٹی انیل کمار، ڈی مہیش بابو اور اے بالاجی۔

جواب دہندگان کے لیے وائی پی راؤ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

کمار مادھوری پاٹل بنام ایڈیشنل کمشنر، قبائلی ترقی، [1994] 6 ایس سی سی 241 میں، اس عدالت نے افسران کے لیے تعلیمی اداروں میں داخلے اور ریاست کے تحت کسی عہدے یا دفتر میں ملازمت کے مقصد سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو ذات کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لیے رہنما خطوط جاری کیے تھے۔ جب اسی طرح کا معاملہ، یعنی قبائلی بہبود کے ڈائریکٹر، حکومت اے پی بنام لاویتی گری و دیگر، [1995] 4 ایس سی سی 32 عدالت کے سامنے آئے تھے، اس عدالت نے پیراگراف 7 میں رہنما خطوط کا اعادہ کیا جس میں درخواستوں کو نمٹانے کے طریقے کی نشاندہی کی گئی تھی۔ پیراگراف 8 میں یہ بھی اشارہ کیا گیا تھا کہ حکومت ہند یکساں قانون سازی اور ضروری رہنما خطوط کے ساتھ آگے آئے گی جس میں ایسے افراد کے خلاف تعزیری کارروائی تجویز کی جائے گی جو اس طرح کے رہنما خطوط کی خلاف ورزی کرتے ہیں یا جھوٹے ذات کے سرٹیفکیٹ حاصل کرتے ہیں، جو آئین کے ساتھ دھوکہ دہی ہے اور آئینی مقاصد کو شکست دیتا ہے۔

آندھرا پردیش کی ریاستی قانون ساز اسمبلی نے آندھرا پردیش (درج فہرست ذاتیں، درج فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات) ضابطہ اجرا برائے کمیونٹی اسناد ایکٹ، 1993 (ایکٹ نمبر 16، سال 1993) منظور کیا ہے، جو 8 ستمبر 1993 سے نافذ العمل ہوا۔ یہ ایکٹ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور پسماندہ طبقات (مختصر طور پر، 'دلتوں'، 'قبائل' اور 'او بی سی') کو کمیونٹی سرٹیفکیٹ کے اجرا کو منظم کرتا ہے۔ دفعہ 3 درخواست دینے کے طریقہ کار کا تعین کرتا ہے۔ دفعہ 4 اس طرح کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لیے مجاز اتھارٹی کا تعین کرتی ہے۔ دفعہ 5 جھوٹے سرٹیفکیٹ کی منسوخی کا طریقہ کار تجویز کرتا ہے۔ دفعہ 6 دعویدار پر ذات پات کی حیثیت کے بار ثبوت ڈالتی ہے۔ دفعہ 7 اپیل اور نظر ثانی کا حق فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 8 حکومت کو مقررہ طریقے سے نظر ثانی کا اختیار دیتی ہے۔ دفعہ 9 مجاز اتھارٹی کو جانچ کرتے وقت مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مناسب توضیعات سے فائدہ اٹھانے کا اختیار دیتا ہے۔ دفعات 10 سے 16 سزاؤں، جرائم اور مقدمے کی سماعت اور اس کے نتیجے میں سزا وغیرہ سے متعلق ہے۔ دفعہ 17 دیوانی کورٹ کے دائرہ اختیار کو ایکٹ کے تحت آنے والے معاملات کا نوٹس لینے یا اس سلسلے میں کوئی حکم امتناعی جاری کرنے کے اختیار سے روکتا

ہے۔ دفعہ 18 نیک نیتی سے کام لینے والے افسران کی حفاظت کرتی ہے۔ دفعہ 19 دیگر قوانین پر غالب ہونے کا اختیار دیتی ہے اور دفعہ 20 ریاستی حکومت کو قاعدہ بنانے کا اختیار دیتی ہے۔

درخواست گزار نے رہنما خطوط یا وضاحت کے لیے موجودہ درخواست دائر کی ہے، کیونکہ درخواست گزار کے مطابق، اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط کو مذکورہ ایکٹ کے نظامِ کار کے اندر تیار کرنا ضروری ہے۔ اس کے مطابق، 20 اگست 1996 کے حکم کے ذریعے، اس عدالت نے ریاستی حکومت کو ہدایت کی کہ وہ ایکٹ اور اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط کے مطابق قواعد بنائے، جہاں تک ممکن ہو، انہیں اس کے مطابق ہونا چاہیے۔ اگر وہ مطابقت میں نہیں ہیں، تو قواعد کو ریکارڈ کا حصہ بنانے کے بعد معاملے پر غور کیا جا سکتا ہے۔ اس کو آگے بڑھاتے ہوئے اے پی درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اینڈ پسماندہ طبقات قواعد برائے اجرا کمیونٹی اسناد سرٹیفکیٹ، 1997 (مسودہ قواعد) بنائے گئے ہیں۔ قواعد 1 سے 19 تک سرٹیفکیٹ کے جاری کرنے کے طریقے، طریقہ کار، جھوٹے سرٹیفکیٹ کی منسوخی، تصدیق کے طریقہ کار، دعووں کے بارِ ثبوت، جانچ پڑتال اور کمیٹیوں کے ذریعے نظر ثانی سے متعلق ہیں۔ اس مقصد کے لیے اصول 7 اور 8 متعلقہ ہیں۔

قاعدہ 7 ریاستی سطح پر جانچ پڑتال اور نظر ثانی کمیٹی کی تشکیل کے لیے فراہم کرتا ہے اور قاعدہ 8 ضلعی سطح پر جانچ کمیٹی سے متعلق ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:

"7. جانچ پڑتال اور نظر ثانی کمیٹی (ریاستی سطح):

ریاستی سطح پر ایک جانچ اور نظر ثانی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جس میں درج ذیل افسران ہوں گے:

(a) (1)	پرنسپل سیکرٹری حکومت محکمہ سماجی بہبود۔	چیئرمین
(2)	کمشنر، سماجی بہبود	رکن
(3)	کمشنر، قبائلی بہبود	رکن
(4)	کمشنر، فلاح و بہبود پسماندہ طبقات	رکن
(5)	انسپکٹر جنرل پولیس، C.B.C.I.D. (پی۔ سی۔ آر۔ اور چوکسی سیل)	رکن
(6)	ایڈیشنل سیکرٹری / جوائنٹ سیکرٹری / ڈپٹی سیکرٹری برائے حکومت، محکمہ فلاحِ عامہ	رکن کنوینر

(b) یہ جانچ پڑتال اور نظر ثانی کمیٹی تین ماہ میں ایک بار یا ضرورت کے مطابق کثرت سے ملاقات کرے گی۔

(c) کمیٹی کے اجلاس کے لیے تین اراکین کی موجودگی مطلوبہ کورم بنائے گی۔

(d) یہ کمیٹی ضلعی سطح پر جانچ کمیٹیوں کے کام کاج کا نظر ثانی لے گی اور نگرانی کرے گی (قاعدہ 8 کے تحت تشکیل دی گئی)، یہ حکومت کو مختلف حکمت عملی فیصلوں پر ضروری مشورہ دے گی جو طریقہ کار کو ہموار کرنے کے لیے یا ایکٹ 16، سال 1993 کے مطابق کمیونٹی سرٹیفکیٹ کے اجرا سے متعلق کسی بھی دوسرے مسائل پر لیے جائیں گے۔

(e) کمیٹی حکومت کو ان معاملات پر ضروری رہنمائی اور مشورے بھی دے سکتی ہے جو اس کے پاس بھیجے گئے ہیں، جہاں حکومت کو کمیونٹی کے دعووں کے حوالے سے مختلف اور متضاد جانچ رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔

8. سکروٹینی کمیٹی (ضلع کی سطح):

(a) ہر ضلع میں ایک جانچ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

مندرجہ ذیل

افسران کے ساتھ:-

1.	جوائنٹ کلیکٹر	چیئرمین
2.	ڈسٹرکٹ ریونیو افسر	رکن (کنوینر)
3.	ڈپٹی ڈائریکٹر (سماجی بہبود)	رکن
	ڈپٹی ڈائریکٹر (قبائلی بہبود) / ضلع قبائلی فلاحی افسر۔	رکن
	ڈپٹی ڈائریکٹر	رکن
	(پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود) / ضلعی افسر برائے پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود	
4.	ریسرچ آرگنائزیشن کے اُس افسر کو جو محکمہ فلاحِ عامہ / فلاحِ قبائل کے کمشنریٹ میں تعینات ہو، اور جسے متعلقہ محکمہ جات کے سربراہان کی جانب سے نامزد کیا گیا ہو۔	رکن
5.	ضلع میں پی سی آر / نگرانی سیل کی نمائندگی کرنے والا افسر	رکن

(b) جانچ کمیٹی کا اجلاس مہینے میں کم از کم ایک بار یا اس کے حوالے کردہ مقدمہ کے لحاظ سے کثرت سے ہو گا۔

(c) کمیٹی کے اجلاس کے لیے تین اراکین کی موجودگی مطلوبہ کورم بنائے گی۔

(d)(1) جانچ کمیٹی، قاعدہ 5(i) کے تحت مجاز اتھارٹی کی طرف سے اس کے پاس بھیجے گئے مقدمات کی وصولی پر، درخواست گزار کو فارم V میں نوٹس دے کر، مشکوک دعووں کے بارے میں جانچ کرے گی۔ نوٹس میں مخصوص مدت کے اندر۔ یہ مدت درخواست گزار پر نوٹس کی خدمت کی تاریخ سے 15 (پندرہ) دن سے کم نہیں ہونی چاہیے اور کسی بھی صورت میں، درخواست پر، 30 (تیس) دن سے زائد کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ یہ نوٹس درخواست گزار کو مجاز اتھارٹی کے ذریعے دیا جائے گا جس نے کیس کمیٹی کو بھیجا تھا۔

(2) فارم-V میں مذکور نوٹس درخواست گزار کے نابالغ ہونے کی صورت میں والدین / سرپرست کو دیا جائے گا۔

(3) جہاں وہ شخص جس کو جانچ کمیٹی کے ذریعے فارم-V میں نوٹس دیا جاتا ہے وہ نوٹس میں مذکور تاریخ پر جواب دینے میں ناکام رہتا ہے، جانچ کمیٹی مجاز اتھارٹی کے ذریعے کمیٹی کو فراہم کردہ مواد / دستاویزات / شواہد کی بنیاد پر اپنی سفارشات کو حتمی شکل دے سکتی ہے۔

(4) جانچ کمیٹی قانون واجب عمل کے بعد ایسے افراد سے فراہم کردہ یا ریکارڈ کی گئی معلومات کی صداقت یا بصورت دیگر تصدیق کے لیے جانچ کرے گی جیسا کہ فارم V کے مطابق جانچ میں بلایا گیا ہے۔ یہ دستابنامزی ثبوت / یا تحقیقات کے دوران کسی شخص کی طرف سے پیش کردہ معلومات یا عذراتات کی درستگی یا بصورت دیگر کے بارے میں کوئی دیگر متعلقہ ثبوت بھی جمع کرے گی۔

(5) جانچ کمیٹی تحقیقات کے دوران افراد کی طرف سے فراہم کردہ اسکول کے ریکارڈ، برتھ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، اگر کوئی ہوں، کی جانچ کر سکتی ہے۔ یہ کسی دوسرے شخص کی بھی جانچ کر سکتا ہے جسے درخواست گزار کی برادری کا علم ہو۔ درج فہرست قبائل کے دعووں کے حوالے سے، یہ مجاز اتھارٹی کو اپنی سفارشات کو حتمی شکل دینے کے لیے، اس مخصوص قبیلے کے انتھروپولوٹیکل اور نسلی خصلتوں، دیوتاؤں، رسومات، رسم و رواج، شادی کے طریقے، موت کی تقریبات / لاشوں کو دفن کرنے کے طریقے وغیرہ کا جائزہ لے سکتا ہے۔

(6) جانچ کمیٹی کو درخواست گزار کو اپنے دعوے کی حمایت میں ثبوت پیش کرنے کا معقول موقع دینا چاہیے۔ ڈھول بجانے یا کسی اور آسان طریقے سے عوامی نوٹس درخواست گزار کے گاؤں یا محلے میں شائع کیا جا سکتا ہے اور اگر کوئی شخص یا انجمن اس طرح کے دعوے کی مخالفت کرتا ہے تو اسے کمیٹی کے سامنے بذاتِ خود ثبوت پیش کرنے کا موقع دیا جا سکتا ہے۔ اس شخص کو ایسا موقع دینے کے بعد،

کمیٹی ایسی جانچ کر سکتی ہے جو اسے قرین مصلحت لگے اور اس کی حمایت میں مختصر وجوہات کے ساتھ اپنی سفارشات کو مجاز اتھارٹی کو حتمی شکل دے سکتی ہے۔

(7) جانچ کمیٹی محکمہ محصول کی طرف سے کی گئی جانچ کی رپورٹ کی جانچ کر سکتی ہے جو اسے مجاز اتھارٹی کے ذریعے فراہم کی گئی ہو۔ یہ ایس ڈبلیو / ٹی ڈبلیو کے کمشنریٹ سے ان کمشنریٹس کی تحقیقی تنظیموں کے افسران کے ذریعے ماہر رائے بھی حاصل کر سکتا ہے جو اگر ضروری سمجھا جائے تو جانچ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ ان جانچ رپورٹس کا موازنہ کیا جا سکتا ہے اور پھر جانچ کمیٹی کی سفارشات کو حتمی شکل دی جا سکتی ہے کہ آیا اس درخواست گزار کا کمیونٹی کا دعوی غلط یا حقیقی پایا گیا ہے۔

(e) جانچ کمیٹی کا چیئرمین یعنی ضلع کا جوائنٹ کلکٹر کمیٹی کی سفارشات مجاز اتھارٹی کو بھیجے گا جس میں واضح طور پر بتایا جائے گا کہ آیا زیر بحث شخص یا اس کے بچوں کا کمیونٹی کا دعوی اس کی وجوہات کے ساتھ حقیقی ہے یا غلط، مجاز اتھارٹی کی طرف سے اس کے حوالے کردہ کیس کی وصولی کی تاریخ سے 45 دن کے اندر۔

اپیلوں اور نظر ثانی وغیرہ کے لیے توضیعات بنائے گئے ہیں۔ قاعدہ 15 جھوٹے دعووں کی صورت میں کارروائی کا تعین کرتا ہے۔ انٹیگریٹڈ کمیونٹی سرٹیفکیٹ کی معقولیت کو قاعدہ 16 میں نمٹا گیا ہے۔ اصل گم ہونے کی صورت میں، قاعدہ 17 افسران کو دوہرا ذات کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ قاعدہ 19 ذات کے سرٹیفکیٹ کے اجرا تک عارضی داخلے یا تعیناتی سے متعلق ہے۔ قاعدہ 20 موجودہ قواعد کو منسوخ کرتا ہے۔ قاعدہ 21 کی گئی کارروائی وغیرہ کو بچاتا ہے۔ قواعد کی تکمیل کے لیے شیڈولز شامل کیے گئے ہیں۔

قواعد کا پڑھنا اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ کمیٹی کے آئین کے معاملے میں، جاری کردہ رہنما خطوط سے قواعد 7 اور 8 میں کچھ تغیرات کے علاوہ، دیگر تمام توضیعات اس عدالت کے جاری کردہ رہنما خطوط کے مطابق ہیں۔

اگرچہ شری راؤ یہ دعوی کرنا چاہتے ہیں کہ مرکزی حکومت اور دیگر ریاستی حکومتوں کو نوٹس جاری کیا جا سکتا ہے کہ وہ قواعد کو حتمی شکل دینے کے لیے اوپر کے مطابق قواعد بنائیں تاکہ پورے ملک میں یکساں طور پر لاگو ہو، لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس طرح کی مشق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مرکزی حکومت پر ہو گا کہ وہ ریاستی حکومتوں کو مذکورہ بالا قانون اور رہنما خطوط کے مطابق قواعد میں ترمیم کرنے کے لیے کچھ فائدہ دے کر اس معاملے سے دعویٰ طریقے سے نمٹے تاکہ متعلقہ

ریاست میں موجود حالات کے مطابق ہو تاکہ ان پر عمل درآمد میں بغیر کسی دشواری کے منظم طریقے سے کام کیا جاسکے۔

ان حالات میں، ہمارا خیال ہے کہ ہمارے سامنے رکھے گئے قواعد کا مسودہ اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات سے کافی حد تک مطابقت رکھتا ہے۔ اس لیے ہم ریاستی حکومت کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ انہیں ریاستی گزٹ میں شائع کرے اور اس عدالت کے مقرر کردہ قانون کی روشنی میں ایکٹ اور قواعد کو نافذ کرے۔

اسی کے مطابق درخواست کا حکم دیا جاتا ہے۔

درخواست پر حکم جاری کیا گیا۔